(وقار مصطفیٰ) کی جذباتی فضا بہت پسند آئی۔ طنز و مزاح کے صفحات خاصے دلچسپ ہیں۔ (خصوصاً "انٹر میں جتنے سال بھی گذریں، گذارنا")۔ پھر بہت سے افسانے، ڈرامے اور حصۂ نظم اور بھی قیامت۔ پھر شائع شدہ مضامین میں اشاریہ! انگریزی نظم HOMELESS HUMANITY پڑھتے ہوئے خیال آیا کہ عنوان تو یہ بھی اچھا ہوتا: HUMANITYLESS HUMANITY۔ افسوس ہے کہ ایک ایک چیز کی الگ الگ داد نہیں دی جاسکتی۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری از فضل الرحمٰن بن میاں ساجد، ایم۔اے۔ خطیب مبارک مسجد اسلامیہ کالج۔ ریلوے روڈ، لاہور۔ ناشر: دارالدعوۃ السلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور۔ کاغذ طباعت خوب۔ صفحات: ۲۹۰۔ قیمت درج نہیں۔

برصغیر کے آسمانِ تاریخ ملت پر گراں قدر شخصیتیں ستاروں کی طرح جگمگا رہی ہیں، ان میں سے ایک مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ تعالیٰ کی بھی تھی۔ مولانا کے دم سے علم و تحقیق اور صحافت و تدریس کی بزم گاہوں اور مناظروں کی رزم گاہوں میں جو رونقیں کئی برس معاصرین نے دیکھیں، وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ مولانا مسلک کے لحاظ سے اہلِ حدیث تھے، مگر فرقہ پرست کے معنوں میں نہیں، بلکہ ایک صاحبِ ایمان و اخلاق عالم کی طرح حق کی حمایت اور باطل کی مخالفت کرتے۔ مولانا سچے مبلغ، عالمِ قرآن، محافظِ سنت، بے لاگ مفتی اور وسیع دائرۂ تعلقات رکھنے والے تھے۔ انگریزی تلواروں کے سائے میں جب پادری حضرات نے یہاں آکر مناظروں کے ذریعے خستہ حال مسلمانوں سے ان کا ایمان چھیننا چاہا تو مسلمانوں کے محاذ سے بھی اہلِ مناظرہ کی جوابی قوت اُٹھی۔ اس قوت میں مولانا ثناء اللہ امرتسری کو خاص مقام حاصل تھا۔ اُنہوں نے آریہ سماجیوں، عیسائیوں اور بعض لڑنے جھگڑنے والے مسلمان فرقوں، نیز بطورِ خاص مرزا غلام احمد قادیانی سے مناظرے کرکے ہر دو گروہ کو شکست دی۔

یہ کتاب ان کی سوانح اور حالاتِ زندگی اور اُن کی علمی اور مناظرانہ سرگرمیوں کی جھلکیاں پیش کرتی ہے۔